Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ ۲۵ شہادت ۱۳۵۶ھ ۲۵ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی بھی رکھتا ہے

اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم میں خدا ظاہر ہو گا اور وہ تمہارے ساتھ رہے گا

"دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اِس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے ہیں اور کچھ دُنیا کے لئے۔ پس اگر تم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اِس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اِس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اِس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔"

(الوصیّت صفحہ ۱۲، ۱۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

انتڑیوں میں خراش کی تکلیف ابھی ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل اکثر غنودگی رہی، کبھی کبھی بے چینی ہو جاتی رہی۔ ضعف بہت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

محترم اصغر علی صاحب آف لاہور کی صاحبزادی کو بغرض علاج فوری طور پر لندن بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (دوست محمد شاہد)

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ ماہانہ چندہ جات ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

عاجزانہ دُعا کی درخواست

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

میرے لڑکے عزیزم مبشر احمد سلمہ اللہ جو کافی عرصہ سے چکروں کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں کو ڈاکٹروں کے بورڈ نے دیکھ کر فیصلہ کیا ہے کہ ان کے کان کے اندر کے حصہ (جو دماغ کے ساتھ لگتا ہے) میں خرابی ہے اور اس کا اپریشن ضروری ہے لہٰذا آج کی اطلاع کے مطابق عنقریب انشاء اللہ العزیز ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن بہت نازک ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کے اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے خاص دعا آج کل فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کے خطرات اور پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۵۶ ہش
۲۵ اپریل ۱۹۷۷ء

عبادت کو خدا کے لئے خالص کرنے کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک خاص حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسے پکاریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ (الاعراف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے میرے ربّ نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر سجدے کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور عبادت کو اُسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرنے کا کیا مطلب ہے؟ سو اس کے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو معنے کئے ہیں ایک یہ کہ اللہ کی عبادت کو خالص اُسی کا حق قرار دو اور بجز اس کے سرے سے اور کسی کو پکارو ہی نہیں۔ خدائے واحد ہی اس امر کا سزاوار ہے کہ صرف اور صرف اُسی کی عبادت کی جائے اور اُسی کو دل سے حاجت روا اور کارساز یقین رکھتے ہوئے اُسی کو پکارا جائے اور اُسی سے مدد مانگی جائے۔ دوسرے یہ کہ جب پرستش خدا تعالیٰ کا حق ہے تو پھر انسان پر واجب ہے کہ وہ ہر حال میں اُس کی عبادت بجا لاکر اُس کا حق ادا کرے اور اپنی عبادت کو رفع درجات یا دنیوی خوشحالی کے ساتھ مشروط نہ کرے اور عبادت کو دنیوی خواہشات کی ملونی سے پاک رکھے۔ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرکے اسے پکارنے کے یہ دونوں معنے خود قرآن کریم کی دوسری آیات سے مستنبط ہیں۔

چنانچہ جہاں تک پہلے معنوں (یعنی عبادت کو خالص اللہ ہی کا حق قرار دو اور بجز اس کے اور کسی کو نہ پکارو) کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (المومن آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اس لئے) عبادت کو خالص اُسی کا حق قرار دیتے ہوئے صرف اُسی کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سو گویا پہلے معنوں کی رُو سے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ میں شرک سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس حق میں (کہ عبادت کا صرف وہی سزاوار ہے) کسی اور کو شریک نہ کرو۔ ایسی عبادت سرے سے عبادت ہی نہیں ہے کہ جس میں انسان خدا تعالیٰ کو پکارنے کے ساتھ ماسوی اللہ کو بھی پکارنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کو خالص خدا کا ہی حق نہ سمجھنے اور اس میں ماسوی اللہ کو بھی شریک کرنے کی انتہائی مضرت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اُس (یعنی انسان) کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں... پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آجاتا ہے جبکہ انقطاع کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

دوسرے معنوں کی رُو سے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ میں یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ پرستش ایک حق خالق کا اپنے بندوں پر ہے۔ اُس کے بندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اجر و ثواب سے بے نیاز ہو کر اُس کی عبادت کریں اور کرتے چلے جائیں۔ جو لوگ اجر و ثواب کی نیت، کشف و الہام کی خواہش اور دُنیا کی خوشحالی کی شرط کے ماتحت اُس کی عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت رائیگاں جاتی ہے۔ اجر و ثواب اُنہی کو ملتا ہے جو پرستش کو خدا کا حق یقین کرکے اجر و ثواب سے بے نیاز ہو کر اُس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور عُسر و یُسر ہر دو حالتوں میں عبادت کرتے ہی چلے جاتے ہیں اور اپنی موت تک کبھی اور کسی حال میں بھی عبادت سے غافل نہیں ہوتے۔ اگر انہیں کہہ دیا جائے کہ عبادت کے صلہ میں انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا پھر بھی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر وہ عبادت کرتے چلے جائیں گے۔ خدا کو یاد کئے اور اس کی حمد و تسبیح کو اپنا دل پسند مشغلہ بنائے اور اُسکی عبادت بجا لائے بغیر وہ رہ ہی نہیں سکتے۔ شیطان کا کوئی وار اُن پر کارگر ہوتا ہی نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا کہ جب تک ان کے جسم میں جان ہے وہ اُس کی عبادت کرتے چلے جائیں جیسا کہ فرمایا:۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ۝ (الحجر آیات ۹۹، ۱۰۰)

ترجمہ:۔ پس تو اپنے ربّ کی حمد کرتے ہوئے (اُس کی) تسبیح کر اور (اُسکے) کامل فرمانبرداروں میں سے بن اور اپنے ربّ کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھ پر موت (کی گھڑی) آجائے۔

اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اُس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔" (ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس سے واضح ہے کہ عبادت کو خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے میں یہ امر شامل ہے کہ عبادت کا ذاتی اغراض سے مبرّا ہونا ضروری ہے اسی لئے جب ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء کو ایک درویش نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اس امر کا ذکر کیا کہ پہلے میں بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہیں آتا کوئی ایسا طریق بتلائیں کہ پھر وہ بات شروع ہو جائے تو حضورؑ نے اُس کی اس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدِّنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے۔ اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیّت رکھو۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دُنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ ایسی حالت سے بچنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عملِ صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۶)

الغرض عبادت کو خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کو خالص خدا تعالیٰ کا حق قرار دیتے ہوئے کسی غرض کو درمیان میں لائے بغیر اس کی عبادت کی جائے اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ جب انسان اس رنگ میں حقِ عبادت ادا کرتا ہے تو پھر دُنیا خود بخود خدمت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جب خدا مل جائے تو پھر دُنیا کچھ شئی نہیں۔ جو لوگ دُنیا کے پیچھے پڑتے ہیں دُنیا ان سے بھاگتی ہے اور جو دُنیا کو چھوڑتے ہیں دُنیا خود بخود ان کے پیچھے پیچھے آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ انچارج جزائر فجی

(ریڈیو فجی پر ۲۳ فروری ۷۷ء کو نشر کیا گیا)

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد عبداللہ فوت ہو چکے تھے تو آپ کی والدہ آمنہ اور پھر دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔ لیکن یہ دونوں بھی آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے جس کے بعد آپ کے چچا ابوطالب آپ کے نگران رہے۔ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور ساری عمر اللہ تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے اور اس کے نام کو بلند کرنے میں صرف کی تقویٰ کی سب راہیں آپ نے طے کیں محبت الٰہی کے تمام مراتب میں سے آپ گذرے حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء قرار دیا اور ہمیشہ کے لئے اپنے دربار میں رسائی کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کو شرط قرار دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے عظیم مرتبہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکل اور یقین تھا۔ چنانچہ توکل اور یقین تھا۔ چنانچہ دشمن نے مدینہ کے باہر ایک ماہ تک خیمے ڈالے رکھے۔ آخر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ایک رات طوفان چلا اور اُن خیموں کے آگے جلتی ہوئی آگ بجھنی شروع ہوئی ایک خیمہ طوفان سے اُکھڑا تو سارے لشکر میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ صبح طلوع ہونے سے پہلے میدان ہو چکا تھا۔ آپؐ کی زندگی ہر پہلو سے مکمل اور نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مدینہ میں جب آپ کو ملک عرب کی حکومت و سلطنت حاصل ہو چکی تھی اس وقت بھی آپ کی وہی سادہ زندگی تھی جو کہ پہلے تھی۔ ایک فرد آتا ہے اور اس وقت اس کو دینے کیلئے ایک درہم بھی پاس نہیں ہوتا تو فرماتے جاؤ تم میرے نام پر قرض لے لینا۔ بچوں سے محبت کا یہ طریق کہ ایک زانو پر اپنے نواسے حسنؓ اور دوسرے زانو پر اسامہ بن زید (جو کہ آپ کے آزاد کردہ غلام کے بیٹے تھے) کو بٹھا رکھا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کے مالک سپہ سالار رسول برحق تھے۔ آپ صرف دین کی تبلیغ کے لئے ہی نہیں بلکہ اسے نافذ کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ آپ قانون کے نافذ کرنے میں کسی سے رعایت نہ فرماتے۔ ایک معزز قبیلے کی عورت چوری کے الزام میں آپ کے پاس لائی گئی آپ نے جرم ثابت ہو جانے کے بعد اس کو سزا دینے کا حکم دیا۔ قریش کے بعض شرفاء نے اس حکم کو ناپسند کیا اور سفارش کے لئے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بھیجا۔ جب اسامہؓ نے رسول اللہ کے حضور سفارش کی تو چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا اے لوگو تم سے پہلی قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ جب ان کا بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کو بھی اس کے جرم کی سزا دیتا۔

قریش مکہ پر خدا کی قدرت کے طور پر سخت قحط پڑا۔ غرباء کا تو بہت برا حال تھا۔ ان حالات میں قریش مکہ آپ کی خدمت میں اس قحط کی بلا سے نجات کے لئے دعا کرانے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اگرچہ یہ قحط آپ کی سچائی کا نشان تھا۔ مگر مخلوق خدا کی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ حضور رحم کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔ آپؐ کی نظر میں امیر و غریب سب برابر تھے۔ سلمان، صہیب اور بلال جو کہ غلام رہ چکے تھے۔ آپ کی نظر میں رؤسائے قریش سے کم مرتبہ پر نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت بہت وسیع تھا آپ کے چچا کا قاتل وحشی جب آپؐ کی پناہ کا طالب ہوا تو اسے معافی دے دی۔ عکرمہؓ بن ابوجہل نے اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت کا حصہ پایا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر عام معافی کا اعلان فرما دیا اور بیشمار عفو کا نمونہ قائم کیا۔ حضرت یوسفؑ نے تو اپنے بھائیوں کو ہی معاف کیا تھا مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مومن لوگوں کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا دوسرا حصہ فتح یابی کا۔ تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہو جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت وہ خلق ثابت ہو جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں رہتے سو ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے ہیں چنانچہ مصیبتوں کا زمانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا۔ اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت روشن طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل استقامت کو دکھلانے چاہئیں۔ یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنے اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلائے جو کفار ایسی استقامت دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ۔ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق، عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا اپنے اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دُکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ اُن کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور حق بجانب پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق اور اُسوہ حسنہ کو دیکھنے ہوئے فرمایا۔ اے محمد رسول اللہ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ واقعی تو بڑے اخلاق والا ہے یقیناً تیرے اخلاق بہت بلند و بالا ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپ کے نیک نمونہ کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اسوہ حسنہ پر چل کر آپ کی

برکت سے

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا

وارث بنا دے

تحریک جدید کا مالی جہاد

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل ربوہ)

بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وآخرین منھم لما یلحقوبھم ھو العزیز الحکیم (جمعہ) جس کا مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ آخرین ہوگی تو صحابہ نے پوچھا کہ یہ آخرین کون ہیں جن میں حضور دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ تو آنجناب نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء کہ آخری زمانہ میں ایمان زمین سے اٹھ جائے گا اور کہکشاں پر پہنچ جائے گا تب ان فارسیوں میں سے ایک شخص دوبارہ ایمان کو زمین پر لائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فرمان کے مطابق ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے آپ کا مشہور الہامی مصرعہ ہے ؎

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلماں باز کردند

گویا مسیح موعودؑ ایک مسلمان کہلانے والے کو دوبارہ مسلمان کرنے کے لئے مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے پر مسلمانوں کی یہی حالت تھی کہ نام کا اسلام باقی تھا اور حدیث

لا یبقی من الاسلام الا اسمہ

کے مطابق دنیا میں مسلمان کہلانے والے تو موجود تھے مگر حقیقت اسلام سے بے خبر تھے۔ ایسے وقت میں خدا نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" کہ اے مسیح موعود تیری وہ لوگ مدد کریں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ چنانچہ ہزاروں احباب وحی و الہام اور سچی خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں داخل ہوئے اور سچائی کی روح کے متلاشی اس پاک جماعت میں شامل ہو گئے اور اب ایک اندازے کے مطابق ایک کروڑ افراد جماعت احمدیہ سے وابستگی رکھتے ہیں اور اپنی جان و مال اس راہ میں قربان کر کے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

بفضل خدا تحریک جدید کا مالی جہاد بھی ایسے احباب کی قربانیوں سے کامیاب ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکات سے مالا مال ہو کر دنیا و آخرت سرخرو ہوں۔

درخواست دعا

محترم مولوی محمد حسین صاحب فاضل استاد طبیہ کالج ربوہ کئی دن سے پیٹھ پر ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم فاروقی دارالصلح رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ

خدام کے دینی علم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے چھ درجوں پر مشتمل کورس (نصاب) مقرر کیا گیا ہے۔ ان امتحانات کے نصاب درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مبتدی۔ قرآن کریم: ا۔ قرآن کریم ناظرہ ب۔ قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ ج۔ نماز باترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں باترجمہ زبانی یاد کی جائیں۔

حدیث: احادیث الاخلاق مقدمہ کتاب تا تین مقبول دعائیں صفحہ تا صفحہ ۴۹

کتب سلسلہ: فتح اسلام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ سیرت حضرت مسیح موعود مؤلفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۲۔ متقدم۔ قرآن کریم: ا۔ سورۃ فاتحہ تا آل عمران باترجمہ۔ زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورہ لہب۔ نصر۔ کافرون۔

حدیث: احادیث الاخلاق (باب انفاق فی سبیل اللہ تا باب جنت تلواروں کے سایہ تلے۔ صفحہ ۵ تا صفحہ ۹۷

کتب سلسلہ: ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ شمائل احمد۔ کتابچہ دینی معلومات دستور اساسی۔

۳۔ مقتصد۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الانفال کے آخر تک (ب) زبانی یاد کرنے کے لئے سورۃ الکوثر۔ الماعون۔ قریش۔

حدیث: احادیث الاخلاق۔ باب شجاعت تا پڑوسی کے حقوق صفحہ ۹۸ تا صفحہ ۱۵۲

کتب سلسلہ: لیکچر لاہور۔ کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ سیرت خیر الرسل۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۴۔ سابق۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الانبیاء کے آخر تک (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الفیل۔ سورۃ العصر۔ سورۃ القارعۃ۔

حدیث: احادیث الاخلاق باب اکرام ضیف تا آخر۔

کتب سلسلہ: آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۲۰۱۔ نشان آسمانی۔ انفاس قدسیہ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۵۔ فائق۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک (ب) زبانی یاد کرنے کے لئے سورۃ الم نشرح۔ القدر اور التین۔

حدیث: نبراس المؤمنین۔

کتب سلسلہ: شہادۃ القرآن۔ ضرورۃ الامام۔ تذکرۃ الشہادتین۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۶۔ فائز۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ مکمل (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ۔

حدیث: چالیس جواہر پارے۔

کتب سلسلہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ دعوۃ الامیر۔ مختصر تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب)

ناظمین اضلاع انصار اللہ سے التماس

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ بجٹ کے مطابق وصولی تدریجی لحاظ سے ۱/۶ ہونی چاہیئے۔ لیکن اکثر مجالس نے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ براہ مہربانی اپنے اپنے ضلع کی مجالس کا جائزہ لے کر زعماء کرام کو اس طرف متوجہ فرمائیں اور خاکسار کو بھی اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے نفوس و اموال میں برکت بخشے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ مرکزی امتحان اب ۲۴ اپریل کی بجائے ۸ مئی بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات ربوہ نصاب کی تیاری مکمل کرلیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

معاونین خصوصی (کم از کم ایک ہزار روپیہ دینے والے دوست) جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ قسط بغرض دعا شائع کی جاتی ہے:۔

۱۔ مکرم خان محمد یحییٰ خان صاحب ایس۔ ڈی۔ او چونیاں ضلع لاہور
۲۔ " چوہدری امان اللہ صاحب سیال جوڑہ ضلع قصور
۳۔ " حبیب اللہ صاحب سیال " " "
۴۔ " محمد ظفر اللہ خان صاحب سیال سانگھڑ " "
۵۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ سیال جوڑہ " "
۶۔ مکرم صوبیدار میجر عبدالحمید صاحب پنشنر حسن پور رکھ چونیاں ضلع قصور

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالحمید صاحب ۱۲ نوشیروان سٹریٹ شاداب کالونی ٹمپل روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ سعیدہ آمنہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ ۹/۳ واقع محلہ دارالعلوم شرقی مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ قطعہ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۹/۳ واقع محلہ دارالعلوم شرقی میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مکرم میجر ملک محمود احمد صاحب ابن محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم کو ایک لمبی تکلیف دہ کمر درد کی بیماری کے بعد اب کچھ افاقہ ہے۔ مزید علاج کی غرض سے وہ امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (شیخ نور الحق دارالبرکات ربوہ)

۲۔ میرا بھتیجا عزیزم افتخار احمد تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد جاوید۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ کا اپریشن مشن ہسپتال لائل پور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خلیل احمد کارکن بیت المال آمد ربوہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم آجکل بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(سلیمہ باجوہ۔ ربوہ)

شفتل اور بریسیم سے ہونے والا
مہلک اپھارہ
منٹوں میں ختم کرنے والی اکسیر
اور دیگر ۲۱ حیوانی امراض کی اکسیروں پر مشتمل
لٹریچر مفت منگوائیے
جانوروں کی اکسیروں کے اصلی فارمولوں کے موجد
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

قائدین اضلاع تدریجی بجٹ کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانوی ریڈیو و ٹیلیویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی!

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن)

پچھلے سال سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر لاکھوں افراد تک پیغامِ حق پہنچانے اور اسلام کی نمائندگی کرنے کا شرف اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو عطا فرمایا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ان ذرائع ابلاغ پر جن خصوصی مواقع کا شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا ان کی ایک مختصر جھلک پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۷۶ء کو لندن براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے خاکسار کو دعوت دی کہ ان کے پروگرام Sunday Supplement میں خاکسار اسلام کی نمائندگی کرے۔ یہ پروگرام ایک بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا اور دو بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ اس ایک گھنٹہ کے پروگرام کے دوران خاکسار نے تفصیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پیش کرنے کے علاوہ ریڈیو کے نمائندہ کے متعدد سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ نمائندہ ریڈیو نے ایک سوال یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کا عقیدہ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا ہے؟ خاکسار نے یہ جواب دیا کہ:۔

"میں ایمان رکھتا ہوں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کرنا ہے۔ اسے اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکے۔ اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے بعض فرائض کا ادا کرنا انسان کے لئے ضروری ہے مثلاً مقررہ عبادات روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بجالانا۔ ان نیک اعمال کے ذریعہ انسان اس مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اصل اور بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان کا اپنے رب کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو۔ یہ اعتقاد کہ خدا موجود ہے محض ایک نظریہ تک محدود نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تجربہ پر اس کی بنیاد کا ہونا ضروری ہے۔

انٹرویو کے دوران خاکسار نے برطانیہ میں دکھائی جانے والی فلم "Jesus of Nazareth" کے خلاف بھی احتجاج کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی دکھائے گئے ہیں اور جو چند مسلمانوں نے تیار کی ہے۔ اس پر نمائندہ ریڈیو نے خاکسار سے سوال کیا کہ آخر کیوں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے بارہ میں فلم بنانے پر اعتراض ہے؟ خاکسار نے جواباً عرض کیا:۔

"ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے کسی واقعہ کو فلم کی شکل میں پیش کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسی ایکٹر کے لئے خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا روپ دھارنا ناممکن ہے۔ ایک نبی یا اور کوئی بھی مقدس ہستی جس خداداد روحانی حسن اور جذب و کشش کی حامل ہوتی ہے کوئی ایکٹر اپنی شخصیت میں اس کی عکاسی کر ہی نہیں سکتا۔"

یہ انٹرویو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب رہا اور لاکھوں افراد نے اس دن اسلامی تعلیمات کو سنا۔ فالحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۱ر فروری کو Southern T.V نے خاکسار کو دعوت دی کہ خاکسار دیگر مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ اسلام پر ٹیلی ویژن پروگرام ریکارڈ کرائے۔ چنانچہ خاکسار نے اسلام پر پروگرام ریکارڈ کرائے۔ ان پروگراموں کے علاوہ چار پروگرام ایسے بھی ریکارڈ کئے گئے جن میں تمام بڑے مذاہب کے نمائندگان ایک ساتھ بیٹھ کر اپنے اپنے مذہب کے نقطۂ نظر سے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ بدھ مت، ہندومت، عیسائی اور یہودی نمائندوں نے بھی حصہ لیا۔ خاکسار نے ایک پروگرام میں اسلامی نماز کی فلاسفی بیان کرنے کے علاوہ اسلامی نماز پڑھ کر بھی دکھائی جس کی فلم تیار کی گئی۔ سوالات اسلامی نظریۂ توحید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح۔ بارک، حیات بعد الموت، اسلامی نظریۂ وحی و الہام، قرآن کریم اور اس کی تعلیمات، اسلام کا موازنہ دیگر مذاہب سے، وغیرہ موضوعات پر ہوئے۔

یہ ۱۳ پروگرام ۱۳ دن متواتر T.V Southern پر دکھائے گئے۔ اس طرح کروڑوں افراد تک پیغامِ حق پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب ان پروگراموں کے پروڈیوسر نے خاکسار کو خط لکھا ہے کہ وہ ان پروگراموں پر مشتمل ایک فلم تیار کر رہا ہے جو سارے برطانیہ کے T.V. Channels پر دکھائی جائے گی۔ اس نے خاکسار سے اسلام پر الگ فلم بنانے کے سلسلہ میں بھی مدد مانگی ہے یعنی اسلام کے مختلف موضوعات پر سوالات و جوابات۔ مسجد کے مناظر اور نماز کی ادائیگی کی فلمبندی وغیرہ۔

چند دن ہوئے برطانوی ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان استاد جو جمعہ کی نماز کے لئے ۴۵ منٹ کے لئے سکول سے غیر حاضر ہوتا تھا، کو بوجہ اس غیر حاضری کے Part time استاد سمجھا جائے اس کو اس عرصہ کی تنخواہ نہ دی جائے۔

اس پر خاکسار نے ریڈیو B.B.C کو ایک انٹرویو دیا جس میں نماز جمعہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپیل کی کہ اسلام کو بھی وہی درجہ اس ملک میں مراعات کے لحاظ سے دیا جائے جو عیسائیوں کو میسر ہے کیونکہ اس ملک میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے اور مسلمانوں کی تعداد برطانیہ میں اب دس لاکھ سے اوپر ہے۔

یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔

پچھلے سال جماعت احمدیہ انگلستان نے بہت بڑے پیمانے پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی منعقد کیا۔ اس موقع پر B.B.C کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا۔ اس کو انٹرویو دیا گیا۔ چنانچہ اس نے ہمارے جلسہ کے سلسلہ میں اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں جو انٹرویو لیا اس کی مدد سے ایک پروگرام نشر کیا۔ فالحمد للہ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اس ملک میں اسلام کی خدمت کے غیر معمولی مواقع نصیب ہو رہے ہیں اور ذرائعِ ابلاغ اور دوسرے اہلِ علم حضرات جماعتِ احمدیہ کو اسلام کا نمائندہ سمجھتے ہیں۔ فالحمد للہ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵ر اپریل بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ حیدرآباد میں محترم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے عزیزم عبد الرفیق صاحب جدران ٹیچر نصرت گرلز اکیڈمی و افغانا مغربی افریقہ ابن ڈاکٹر عبد القدیر صاحب جدران قاضی احمد نواب شاہ کا اعلانِ نکاح ایک ہزار امریکن ڈالر مہر پر عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت شیخ فیض اللہ صاحب حیدرآباد کے ساتھ کیا۔ دلہا محترم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کا پوتا اور دلہن محترم شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم برج انسپکٹر ریلوے کی پوتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے فریقین کے لئے اس تعلق کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الغفار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ